ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

قادیان

چہار شنبہ

جلد ۳۴	۲۵ ماہ فتح ۱۳۲۵ ہش	۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ	۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۳۰۰

1182

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج باوجود علالت طبع حضور نے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات یعنی ہر سہ نظامت ہائے اندرون بیرون نظامت ہائے سپلائی و استقبال اور نور ہسپتال و جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا۔ اور ضروری ہدایات دیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

نظامت اندرون جلسہ سالانہ نے اپنا کام یعنی قیام وطعام مہمانان ۲۰ دسمبر کی صبح سے شروع کر دیا ہے۔ نظامت دارالعلوم کا کام بھی آج شام سے شروع ہے۔ نظامت دارالانوار انشاء اللہ پرسوں کی شام سے کام شروع کر دے گی۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے مہمان کثیر تعداد میں تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ آج دوپہر کی گاڑی سے دو ہزار کے قریب اور شام کی گاڑی سے قریباً ایک ہزار مہمان آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک تازہ رویا

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات فارغ کئے جائیں

فرمودہ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

فرمایا:۔ آج کے خطبہ جمعہ کے سلسلہ میں سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میرے گڑھوں میں تین کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ان تین کمروں کی اینٹیں اور بالیاں آٹھ آٹھ فٹ کے پانچ کمروں کے لئے کافی ہونگی۔ اس کے علاوہ وہاں کچھ روڑے بھی پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سامان آپ جس وقت چاہیں اٹھوا کر میری زمین میں جو کہ محلہ دارالبرکات شرقی برلب سڑک ہے پانچ کمرے بنوا لیں۔ یہ زمین اکیس مرلے ہے۔ اور دو تین سال تک میں انشاء اللہ سامان بغیر کرایہ کے دینے کو تیار ہوں۔ اس کے علاوہ محلہ دارالرحمت میں بھی آٹھ آٹھ فٹ کے پانچ کمروں کی چھت کے لئے لکڑی دونگا۔ جو فارغ ہونے پر مجھے واپس کر دی جائے۔

حضور نے جزاہم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح اگر کسی اور دوست کے پاس کوئی عمارتی سامان فالتو ہو تو انہیں بھی پیش کرنا چاہیئے انشاء اللہ ایک دو سال تک امید ہے۔ کہ عمارتی سامان کے ملنے میں سہولت ہو جائے گی اور پھر یہ دقتیں خود بخود دور ہو جائیں گی

اس کے بعد فرمایا۔

آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں وہ دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (اس وقت پوری طرح یاد نہیں) لوگوں کے گھروں پر آتے ہیں۔ اور جس گھر پر آتے ہیں۔ اس کا دروازہ اگر بند پاتے ہیں۔ تو واپس چلے جاتے ہیں۔ ایک گھر پر میں نے ایک بورڈ لگا ہوا دیکھا۔ جس پر احمد منزل یا اس کے قریب قریب کوئی نام لکھا ہوا تھا وہ گھر مجھے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب یا پیر منظور محمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے۔ خواب میں میں کہتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا بورڈ لگایا ہے۔ اگر اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینگے۔ تو وہ سمجھیں گے۔ کہ یہ ہمارا مکان ہے۔ اور اس کے اندر آ جائیں گے اسکو دیکھ کر میرے دل میں بھی خیال پیدا ہوا۔ کہ میں بھی ایک مکان بنواؤں اور اس پر اس قسم کا بورڈ لگاؤں۔ چنانچہ خواب میں ہی میں مکان تعمیر کرتا ہوں۔ (خواب کے نظارے بھی عجیب ہوتے ہیں۔) میں دیکھتا ہوں کہ ایک مکان مجھے نظر آ رہا ہے۔ اسکے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ میں نے ہی بنوایا ہے۔ اسکے باہر میں نے چونے کی ایک لمبی سی صاف جگہ بنا دی ہے اور اسپر موٹے حروف سے یہ عبارت لکھوائی ہے۔ "میرے آقا یہ مکان آپکا ہے میرا تو نہیں"۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس مکان پر یہ بورڈ لگا ہوا ہوگا۔ اس مکان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا حضرت مسیح موعود داخل ہو جائینگے یہاں ایک بات بیان کرنا رہ گئی تھی۔ خواب میں میں نے پہلے ایک لمبی عبارت تجویز کی ہے۔ کہ اس جگہ تفصیل کے ساتھ لکھوا دوں لیکن جگہ اتنی نہیں۔ اسلئے میں نے یہ مختصر سا فقرہ تجویز کیا۔ کہ "میرے آقا یہ مکان آپ کا ہے میرا تو نہیں" اور خواب میں میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدھے اس گھر میں داخل ہو جائیں گے۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کی ایک تعبیر

میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ ظاہری لحاظ سے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے یہاں مکانوں کی قلت ہے۔ اس لئے اس میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں پر دروازے بند کرتا ہے گویا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دروازے بند کرتا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے دروازے کھولتا ہے۔ گویا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اپنے گھر کے دروازے کھولتا ہے۔ انجیل میں بھی اسی قسم کی مثال بیان کی

جیلانی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کی گئی ہی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ

قیامت کے دن

کچھ لوگوں سے کہے گا۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ میں بیمار تھا۔ تم میری عیادت کے لئے نہ آئے۔ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ اب بتاؤ۔ تمہاری کیا جزا ہے۔ وہ لوگ کہیں۔ اے خدا تو تو ہمارا رب ہے۔ تو ہم سب کی پرورش کرتا ہے۔ تو تو غنی ہے۔ تجھے ان چیزوں کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے۔ تو کبھی کبھی بھوکا ہوسکتا ہے۔ کہ ہم تجھے کھانا کھلاتے۔ تو بھی کبھی پیاسا ہوسکتا ہے۔ کہ ہم تجھے پانی پلاتے۔ تو بھی کبھی ننگا ہوسکتا ہے۔ کہ ہم تجھے کپڑے پہناتے۔ تو بھی کبھی بیمار ہوسکتا ہے۔ کہ ہم تیری عیادت کے لئے آتے۔ تیرے لئے تو یہ ممکن ہی نہیں

تیری ذات

ان سب حوائج سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ دیکھو میرا ایک بندہ بھوکا تھا۔ وہ تمہارے پاس آیا۔ تم نے اسے کھانا نہ دیا۔ اصل میں میں ہی بھوکا تھا۔ جسے تم نے کھانا نہ کھلایا۔ میرا ایک پیاسا بندہ تمہارے پاس آیا۔ تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اصل میں میں ہی پیاسا تھا۔ جسے تم نے پانی نہ پلایا۔ میرا ایک بندہ ننگا تھا۔ تم نے اسے کپڑا نہ دیا۔

اصل میں میں ہی ننگا تھا

جسے تم نے کپڑا نہیں دیا۔ میرا ایک بندہ بیمار تھا۔ تم نے اس کی عیادت اور خبر گیری نہ کی۔ اصل میں میں ہی بیمار تھا۔ جس کی تم نے عیادت اور خبر گیری نہیں کی۔ جیسا تم نے میرے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ ویسا ہی معاملہ میں بھی تمہارے ساتھ کروں گا۔ تو دیکھو اللہ تعالےٰ نے ایک مصیبت زدہ کے وجود کو اپنا وجود قرار دیا۔ کہ جو شخص

بنی نوع سے

ایسا سلوک کرتا ہے۔ گویا وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے اسی طرح جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے اپنے دروازے نہیں کھولتا۔ اور ان کے مہمانوں کو خوش آمدید نہیں کہتا۔ گویا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر

اپنے گھر کے دروازے

بند کرتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح ان کے گھروں سے مایوس ہو کر واپس چلی جاتی ہیں۔ اور جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے گھر کے دروازے کھولتا ہے۔ اور ان کو اپنے گھر میں ٹھہراتا ہے۔ اور ان کی خدمت کرتا ہے۔ وہ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے گھر میں ٹھہراتا ہے۔ اور ان کی خدمت کرتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کے گھروں میں عام آدمی نہیں ٹھیرتے۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہرتے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کے بھوکے بندوں کو کھلانا پلانا اور ان کی مدد کرنا گویا اللہ تعالےٰ کو کھلانا اور اسکی مدد کرنا ہے۔ تو

اس حدیث کے مطابق

جو مہمان اس غرض کے لئے آتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی باتیں سنیں۔ اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ تو ان کی مہمان نوازی بھی گویا اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی ہے۔ لوگ کتنی کوشش کرتے ہیں۔ کہ میں ان کی شادیوں میں یا ان کی دعوت ولیمہ میں چند منٹ کے لئے آجاؤں گو یہ بات میرے لئے اب باعث تکلیف بن گئی ہے۔ کیونکہ قادیان کی جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ اگر لوگوں کی دعوتوں کو رد نہ کیا جائے۔ تو دین کا کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ قادیان میں ہر روز کوئی نہ کوئی تقریب ہوتی ہے۔ اگر ہر دعوت میں میں جانے لگوں۔ تو دین کا کام بالکل رک جائے۔ اور میرا کام صرف ملانوں کا سا بن جائے۔ جن کو سوائے دعوتیں کھانے کے اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ پس اب ہر گھر میں جانا میرے لئے ناممکن بات ہے۔ اس لئے مجھے مجبوراً انکار ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو میرا یہ انکار کرنا برا بھی لگتا ہے لیکن عقلمند لوگ میری مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے برا نہیں مناتے۔ اور بعض لوگ تو اتنا اصرار کرتے ہیں۔ کہ مجبوراً جانا ہی پڑتا ہے۔ شروع شروع میں یہاں

ایک غریب آدمی

تھے۔ وہ مجھے باربار دعوت کے لئے کہتے رہے۔ میں نے اس خیال سے کہ انہیں تکلیف ہوگی۔ ان کی دعوت قبول نہ کی۔ وہ متواتر دو سال تک میرے پیچھے پڑے رہے۔ کہ آپ میری دعوت کیوں نہیں قبول کرتے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ انہیں کہتے ہوئے بہت دیر ہوگئی ہے۔ اور ان کے دل پر یہ اثر نہ ہو۔ کہ میں غرباء کے گھروں میں جانا پسند نہیں کرتا۔ ان کی دعوت قبول کرلی۔ چنانچہ میں ان کے ہاں گیا۔ اور جس قسم کا غریبانہ کھانا وہ تیار کرسکتے تھے۔ انہوں نے کیا۔ یہاں ایک دوست سیالکوٹ کے ان دنوں آئے ہوئے تھے۔ ان کو اعتراض کرنے کی بہت عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ وہ آکر دیوار سے لگ کر باہر کھڑے رہے۔ جب میں کھانا کھا کر نکلا۔ تو انہوں نے مجھے کہا۔ اچھا آپ ایسے

غریبوں کی دعوت

بھی قبول کرلیتے ہیں۔ جو فاقہ سے مر رہے ہوں۔ میں نے انہیں کہا۔ یہ بے چارا دو سال سے مجھے دعوت کے لئے کہتا آرہا تھا۔ اور میں نے اس خیال سے کہ اس کو یہ ٹھوکر نہ لگے۔ کہ میں غریبوں کے گھروں میں جانا پسند نہیں کرتا۔ اس کی دعوت قبول کرلی۔ جب دعوت قبول کی۔ تو آپ نے یہ اعتراض کر دیا۔ کہ اچھا آپ ایسے غریبوں کی بھی دعوت قبول کرلیتے ہیں۔ آخر ان دو باتوں میں سے میں ایک ہی کرسکتا ہوں۔ مگر دونوں صورتوں میں میرے لئے مشکل ہے۔ دعوت قبول نہ کرتا۔ تو اس غریب کی دل شکنی ہوتی۔ اور دعوت قبول کی۔ تو آپ نے اعتراض کر دیا۔ یہ باتیں تو ہمارے مقام کے ساتھ لگی ہوئی ہیں بہر حال اب یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ میں لوگوں کی دعوتوں میں شامل ہوسکوں۔ پہلے قادیان میں چند سو آدمی تھے۔ جماعت محدود تھی۔ لیکن اب تو جماعت پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے آخری جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

اٹھارہ سو آدمی

شریک ہوئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری جلسہ سالانہ میں

سات سو آدمی

شامل ہوئے تھے۔ اور اب

تیس چالیس ہزار آدمی

ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے ہیں۔ گویا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے آخری جلسہ سالانہ کے لحاظ سے بیس گنا زیادہ لوگ اب آتے ہیں۔ اور قادیان کی آبادی کا بھی یہی حال ہے وہ بھی پہلے کی نسبت چودہ پندرہ گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ اس وقت قادیان میں سات آٹھ سو آدمی رہتے تھے۔ اب بارہ تیرہ ہزار آدمی قادیان میں رہتا ہے۔ اور پہلے سال میں ایک دو دعوتیں ہو جاتی تھیں۔ جن کی وجہ سے کام میں حرج بھی واقع نہیں ہوتا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ اس سے محبت اور تعلقات بڑھتے ہیں۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے۔ کہ قادیان میں ہر روز کوئی نہ کوئی تقریب ہوتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے آبادی دن بدن بڑھتی جارہی ہے اگر عمارتی سامان کی دقتیں دور ہو جائیں۔ تو میرا خیال ہے۔ کہ پانچ دس سال کے اندر اندر قادیان کی آبادی لاکھ ڈیڑھ لاکھ ہو جائیگی۔ اور سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ اور ایک دن میں دو کھانے ہوسکتے ہیں۔ اسی لحاظ سے ۷۲۰ کھانے ہونگے۔ اگر ۳۵ ہزار کی آبادی سمجھی جائے۔ اور فی گھر پانچ آدمی شمار کئے جائیں۔ تو اس لحاظ سے اگر مجھے اور کوئی کام نہ ہو۔ اور میں دس بارہ سال روٹی ہی کھاتا رہوں۔ تب جاکر دس بارہ سال کے بعد سب کی ایک ایک باری ختم ہوتی ہے۔ اور اگر لاکھ ڈیڑھ لاکھ ہو جائے۔ تو پھر تو اور بھی زیادہ دیر لگے گی۔ پس یہ سب حالات زمانہ کے حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔

ایک زمانہ وہ تھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر مہمانوں میں بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور ابتداء میں بعض دفعہ آپ کے ساتھ ایک آدمی بعض دفعہ دو آدمی اور بعض دفعہ چھ سات آدمی ہوتے تھے۔ آخر ہوتے ہوتے یہ تعداد

پندرہ بیس

تک جا پہنچی۔ تو آپ نے کھانا باہر مہمانوں کے ساتھ کھانا چھوڑ دیا۔ کہ اب یہ تکلیف مالا یطاق ہے۔ پھر یہ بات نہ رہی اور آپ نے گھر میں بیٹھ کر کھانا شروع کردیا۔ اسی طرح ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1183

لئے تشریف لے جاتے۔ تو لوگ آپ کے ساتھ چلے جاتے۔ آپ کی باتیں سنتے۔ لیکن آخری جلسہ سالانہ کے موقع پر جب آپ سیر کے لئے نکلے تو لوگوں کا

اس قدر ہجوم تھا

کہ لوگوں کے پیر لگنے کی وجہ سے کبھی آپ کی چھڑی گر جاتی۔ اور کبھی آپ کی جوتی اتر جاتی۔ آپ ریتی چھلہ تک تشریف لے گئے۔

اور آپ نے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب تو جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ سیر کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد سات سو تھی۔ اور اب بعض دفعہ سات سو سے کچھ اوپر تک ہماری

مغرب کی نماز میں

لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ اس مجلس میں بھی بعض دفعہ چھ سو چھتر یا سات سو تک لوگوں کی تعداد ہوتی ہے۔ اور جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری جلسہ سالانہ سے چھ گنے زیادہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری جلسہ سالانہ سے اڑھائی گنے زیادہ آدمی ہوتے ہیں پس جب آبادی اس قدر بڑھ جائے۔ تو لازمی بات ہوتی ہے۔ کہ وہ پہلے سے حالات نہیں رہ سکتے۔ لیکن اب بھی لوگ یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم

خلیفۃ المسیح کو

اپنی دعوتوں میں شامل کریں۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تشریف لاتے ہیں۔ مگر لوگ ان کو اپنے گھروں میں جگہ دینے سے بخل کرتے ہیں۔ اگر وہ اخلاص اور ثواب کی خاطر مجھے اپنے گھروں میں لے جانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں وہ اپنے گھروں کے دروازے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کھول دیتے جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے

گھروں کے دروازے

نہیں کھولتے۔ تو میرے جانے سے انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بعض لوگ آتے اور یہ مطالبہ پیش کرتے۔ کہ آپ ہمیں کوئی نشان دکھائیں۔

آپ کی زبان سے میں نے کئی دفعہ سنا ہے۔ آپ فرماتے۔ اس وقت تک اللہ تعالےٰ نے سینکڑوں ہزاروں نشان میری صداقت کے لئے دکھائے ہیں۔ آپ نے ان سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر آپ نے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو اللہ تعالےٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ آپ کی مرضی کے مطابق نشان دکھائے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا ہوتا۔ تو پھر بے شک

آپ کا یہ مطالبہ

درست تھا۔ لیکن جب اس سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں ہزاروں نشان دکھائے ہیں۔ اور آپ نے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو پھر آپ نیا نشان کیوں مانگتے ہیں۔ گویا ایسے لوگ اللہ تعالےٰ سے فضل بھی چاہتے ہیں۔ اور پھر ساتھ یہ بھی شرط لگاتے ہیں۔ کہ وہ ہماری مرضی کے مطابق نازل ہو۔ پس میں دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ ان کے لئے برکت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو بشاشت اور خوشی کے ساتھ

خوش آمدید

کہنا چاہیئے۔ آپ لوگ جتنے دن ان کو اپنے گھروں میں رکھیں گے۔ اس حدیث کے مطابق آپ کے گھروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھیریں گے۔ اور جو شخص بخل سے کام لیتا ہے۔ اس کے متعلق ہم یہی خیال کرینگے۔ کہ یا تو اس کے دل میں ایمان نہیں ہے۔ اور یا پھر اسے ضد ہے۔ کہ جس طرح میں برکت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اسی طرح میری بات مانے۔ اور یہ دونوں صورتیں اچھی نہیں۔ اللہ تعالےٰ تو بادشاہ ہے۔ اس کے سامنے نبیوں کی بھی

کوئی حیثیت نہیں

عام آدمیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کی بھی طاقت نہیں۔ کہ وہ یہ کہیں۔ کہ یوں نہ کر یوں کر۔

ابتداء سے لیکر کیا حضرت آدمؑ کیا حضرت نوحؑ کیا حضرت ابراہیمؑ کیا حضرت موسیٰ کیا حضرت عیسیٰ۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے کوئی بھی اللہ تعالےٰ کو یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اگر تو یوں کریگا۔ تو مانیں گے۔ اور اگر یوں نہ کرے گا۔ تو نہیں مانیں گے۔ اگر انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ سے یہ نہیں کہہ سکتے۔ تو تمہاری کیا حیثیت ہے۔ کہ تم اس قسم کی ضد کرو۔ اگر تم اپنی مرضی کے مطابق برکت چاہو گے۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ جاؤ جھک مارو۔ ہمارے کچھ اور بندے ہیں۔ جو ہمارے

فضل کے متلاشی

ہیں۔ ہم اپنا فضل ان پر نازل کر دیں گے۔ یا اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے دلوں میں یہ ڈال دیگا۔ کہ وہ تمہاری خدمت اور تمہارے گھروں سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ اور یہ کہیں گے۔ کہ ہم نے بہرحال

جلسہ سالانہ کی برکات

حاصل کرنی ہیں۔ خواہ ہمیں رات جنگل میں ہی بسر کرنی پڑے۔ ہم اسکی پروا نہیں کریں گے۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ گاؤں کا نمبردار کسی جاہل اور کمینہ آدمی کا برتن مانگ کرلے گیا۔ کچھ دن تو اس شخص نے انتظار کیا۔ کہ چودھری خود ہی دے جائیگا۔ لیکن جب کچھ زیادہ دن ہو گئے۔ اور نمبردار نے برتن واپس نہ کیا۔ تو وہ خود ہی نمبردار کے گھر برتن مانگنے کے لئے چلا گیا۔ اتفاق کی بات ہے۔ جب وہ نمبردار کے گھر پہنچا۔ تو نمبردار اس کٹورے میں ساگ کھا رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا۔ اور نمبردار سے کہنے لگا۔ کہ یہ بات اچھی نہیں۔ ضرورت کے وقت تو آپ لوگ چیز مانگ کرلے آتے ہیں۔ لیکن پھر واپس کرنا بھول جاتے ہیں۔ پھر کچھ مغلظات بول کر کہنے لگا۔ کہ میں بھی ایسا ویسا ہوں گا۔ اگر تمہارا برتن نہ مانگ کرلے جاؤں۔ اور اس میں پاخانہ نہ کھاؤں۔ گویا اس نے یہ

بدلہ نکالنے کا طریق

سوچا کہ اس نے میرے برتن میں ساگ کھایا ہے۔ میں اس کے برتن میں پاخانہ کھاؤں گا۔ یہی حالت ایسے لوگوں کی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل نازل فرماتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ان کے گھروں میں مہمان بن کر آتے ہیں۔ ان لوگوں کو تو چاہیئے تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا شکر کرتے کہ اگر خلیفۃ المسیح ہمارے گھر میں آتے۔ تو وہ تو چند منٹوں کے لئے آتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے پاس چار یا پانچ دن کے لئے بھیج دیا ہے ہماری اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے لیکن یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ نہیں ہم اس طرح تو برکت حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم تو خلیفۃ المسیح کو بلا کر برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے زیادہ پاگل اور کون ہو سکتا ہے۔

مجھے اللہ تعالےٰ نے خواب میں یہی نظارہ دکھایا ہے۔ کہ جو لوگ بشاشت کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کا خیر مقدم نہیں کرتے۔ ان کے گھروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام داخل ہونا پسند نہیں کرتے۔ اور وہ واپس چلے جاتے ہیں۔ مکان تو بہرحال جلسہ سالانہ کے لئے لوگوں کو دینے ہی پڑتے ہیں۔

بعض لوگ

ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہمارا حکم سمجھ کر اپنا مکان دے دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کے بار بار آنے اور بار بار کہنے کی وجہ سے دیتے ہیں۔ کہ اگر مکان نہ دیا۔ تو یہ لوگ ناراض ہو جائیں گے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو سمجھ سوچ کر دیتے ہیں۔ کہ اگر ہم جلسہ سالانہ پر

آنے والے مہمانوں کو

اپنے گھروں میں جگہ دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی برکات ہمارے گھر پر نازل ہوں گی۔ لیکن جو لوگ خوشی اور بشاشت کے ساتھ مکان نہیں دیتے۔ ان کے گھروں میں جلسہ سالانہ کے مہمان تو بے شک ٹھیرتے ہیں لیکن ان گھروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں آتے۔ بلکہ وہاں صرف آدمی ہی ٹھہرتے ہیں۔ اور وہ اس برکت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جو بشاشت کے ساتھ دینے والوں پر نازل ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس خواب کے ذریعہ آپ لوگوں کو

توجہ دلائی ہے

کہ آپ کو جگہ تو بہرحال دینی ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑتی ہے۔ پھر کیوں تم نیک نیتی کے ساتھ اس کو پیش نہیں کر دیتے تاکہ تمہارے گھروں میں بجائے گجراتی یا جہلمی یا یوپی کے آدمیوں کے ٹھہرنے کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہریں۔ اور یہ بات تمہارے لئے

خیر و برکت کا موجب

ہو۔ ورنہ جو شخص روتا دھوتا ہوا مکان دیتا ہے۔ اس میں بھی بے شک گجرات یا سیالکوٹ یا جہلم کے لوگ ٹھہرتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے گھر میں نہیں آتے پس جماعت کے دوستوں کو یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے۔ اور اپنی نیتوں کو نیک کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے لئے مکان پیش کرنے چاہئیں۔ یہ بہت چھوٹا سا فرق ہے۔ اگر نیک نیتی کے ساتھ کام کیا جائے تو کام تو وہی ہوگا۔ جو رونے دھونے کو تھا۔ لیکن اس صورت میں وہ کام کرنے والے کے لئے باعث ثواب بن جائے گا۔ اور اس کے لئے دینی اور دنیوی ترقیات کا موجب ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کو

اسی کام کا ثواب ملتا

ہے جو ایماناً و احتساباً کرے اور جو ایماناً و احتساباً نہ کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی ثواب نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ ریاء اور دکھاوے کے لئے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی چٹان پر غلہ ڈال دے نہ غلہ وہاں سے اگے گا۔ وہ اُگے گا ہی۔ بلکہ بارش آئے گی تو اسے بہا کر لے جائے گی۔ اب جو شخص دکھانے کے لئے اور ریاء کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہے کیا اس کا روپیہ

چاندی کی بجائے لوہے کا

ہوتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس کا اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ فرق صرف نیت کا ہے کہ اس نے وہ کام ایماناً و احتساباً نہیں کیا۔ ایک انسان ہے وہ دس ہزار روپیہ ریاء کے لئے دیتا ہے کہ لوگ مجھے کہیں کہ میں بہت بڑا مالدار ہوں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرمائے گا کہ اسے دس ہزار کوڑے لگائے جائیں لیکن ایک اور شخص ہے اس کے پاس ایک ہی پیسہ تھا۔ اس نے وہ پیسہ ہی ڈرتے ہوئے دل کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی راہ میں

دے دیا۔ اور اسے اس بات کا رنج تھا کہ کاش میرے پاس زیادہ ہوتا۔ تو میں زیادہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرشتوں کو فرمائے گا۔ کہ اس کے پیسہ کو بطور بیج کے بو دو۔ اور اس کی کھیتی اگاؤ۔ تاکہ جب ہمارا بندہ آئے تو ہم اسے کہیں کہ تم نے ایک پیسہ نہیں دیا تھا۔ بلکہ تم نے ہزارہا اشرفیاں دی تھیں۔ پس ثواب تو ایمان اور احتساب کی وجہ سے ملتا ہے ورنہ خالی عمل تو ایک ذلیل چیز ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ اسی طرح جس شخص کے دل میں ایمان ہے لیکن عمل پیدا نہیں ہوتا اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے دل میں ایمان نہیں ہے بلکہ

محض خیال ہی خیال

ہے۔ جسے ایمان کے نام سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ ایمان کا لازمی نتیجہ عمل ہے۔ امام بخاری کو بعض لوگوں نے سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ کہ انہوں نے ایمان کے اندر ہی عمل کو شامل کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایمان کے اندر عمل شامل نہیں۔ بلکہ ایمان کا لازمی نتیجہ عمل ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کُن فیکون۔ کُن کے اندر فیکون شامل نہیں۔ بلکہ کُن کا نتیجہ فیکون ہے۔ جیسے پھل درخت نہیں مگر درخت کا نتیجہ ہے۔

پس ایمان کے نتیجہ میں عمل ضروری چیز ہے۔ جہاں تمہیں عمل نظر نہ آئے تم سمجھ لو کہ ایمان کامل نہیں۔ اسی طرف

امام بخاری

نے اشارہ کیا ہے کہ انما الاعمال بالنیات کہ کامل عمل بغیر نیت کے نہیں ہو سکتا۔ اور کامل نیت بغیر عمل کے نہیں ہو سکتی۔ سچا عمل بغیر سچے ایمان کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ چونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر تفصیل پر نہیں گئی۔ اس لئے انہوں نے یہ کہہ دیا کہ عقیدہ عمل ہی ہے۔ حالانکہ ایمان نام ہے اس احساس کا جو انسانی دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور عمل نام ہے ان بیرونی افعال کا جو انسان سے صادر ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عمل ایمان کے تابع ہے۔ پس جہاں تمہیں عمل کامل نظر آئے سمجھ لو کہ اس کے پیچھے ایمان کامل کام کر رہا ہے۔ اور جہاں تمہیں عمل کامل نظر نہ آئے سمجھ لو کہ یہ ایمان

ریاء اور دکھاوے کا

ہے۔ ایمان کامل کی یہ نشانی ہے کہ انسان بے انتہا قربانی کرتا ہے۔ اور لوگوں کی بہتری کے لئے بے تاب پھرتا ہے اگر اس کے کسی نیک کام کی تعریف کی جائے تو شرمندہ ہو جاتا ہے۔ گویا اسے مار پڑ رہی ہے۔ اور جہاں یہ باتیں موجود ہوں ایسے شخص پر ریاء اور سمعت کا گمان کرنا بے وقوفی کی بات ہے۔ احمدیوں پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ ریاء کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان سے کہنا چاہئے کہ

عقلمندو

یہ تو بتاؤ کہ کیا احمدی ساری عمر تمہارے سامنے ریاء کے لئے نمازیں پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیا ہر وقت تم ان پر نگران مقرر کئے گئے ہو۔ لیکن ایسے لوگ جب قادیان آتے ہیں یہاں سب لوگوں کو نمازیں پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور قرآن اور حدیث کی باتیں سنتے ہیں۔ تو پھر یہ چیز ان کے دماغوں سے نکل جاتی ہے۔ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ تو سارے ہی ایسا کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کے مدنظر ریاء اور سمعت نہیں بلکہ وہ تقویٰ اللہ کی وجہ سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ پس جہاں عمل کامل ہوگا وہاں ریاء اور دکھاوے کا ایمان نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کامل ایمان کا نتیجہ ہے اور جو کام ایماناً و احتساباً نہیں کئے جاتے وہ انسان کے لئے بجائے باعث ثواب کے باعث عذاب بنتے ہیں۔ اور جو لوگ

قومی دباؤ کی وجہ سے

مکان دیتے ہیں۔ ان کے گھروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحیں نہیں داخل ہوں گی۔ کیونکہ یہ روحیں قدسی مکانوں میں داخل ہوں گی جو نیک روح کے ماتحت دیئے گئے ہوں گے۔

مولوی محمد علی صاحب کے دو متضاد حلفیہ بیانات

مولوی صاحب کے غور کیلئے ایک ضروری گذارش

۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے

مولوی محمد علی صاحب نے بمقدمہ مولوی کرم دین آف بھیں ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں گورداسپور کی عدالت میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ (الف) "مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔" (ب) "مرزا صاحب مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کے دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں"

(مسل مقدمہ)

۱۹۴۶ء میں غیر مبایعین کے مجمع کے سامنے

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبہ حلف پر اگرچہ ان کے مطلوبہ الفاظ میں حلف اٹھانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ مگر یہ ضرور کیا ہے کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کو غیر مبایعین کے مجمع میں حلفاً کہہ دیا کہ:۔

"میں محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے"

(پیغام صلح ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء)

احباب کرام! غور فرمائیں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے تو حلفاً یہ کہتے ہیں کہ آپ واقعی نبی ہیں۔ مگر اب بیالیس سال بعد غیر مبایعین کے مجمع میں یہ حلف اٹھانے پر آمادہ ہیں کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ بروز حشر جب بعض لوگ صحابی کہلانے والے جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے اصحابی اصحابی۔ یہ تو میرے صحابہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیا جائیگا انک لا تدری ما احدثوا بعدک آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا تبدیلیاں کر لی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس قسم کے ہولناک انجام کا ڈر نہیں۔ ورنہ وہ اس قسم کی جرأت نہ کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے تو حلفاً آپ کو نبی قرار دیتے۔ اور آج غیر مبایعین کے سامنے حضور علیہ السلام کی نبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب "مذاہب عالم" میں احمدیت کا ذکر

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے احمدیت کو ایسا نمایاں غلبہ بخشا کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اسے ایک زبردست طاقت تسلیم کرنے لگ پڑے۔ اور اپنی تصانیف میں خاص طور پر اس کا ذکر کرنا ضروری خیال کر رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا۔ بانی مذاہب کے مشہور لیڈر پروفیسر پریتم سنگھ صاحب ایم۔اے لاہور نے ایک کتاب "مذاہب عالم" کے نام سے شائع کی۔ اس کے صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۳ میں ان الفاظ وہ احمدیت کا ذکر کرتے ہیں۔

"ہمارے صوبہ پنجاب میں ایک زبردست تحریک احمدیہ یا قادیانی تحریک کے نام سے شروع ہوئی۔ اس کے بانی مرزا غلام احمدؑ قادیانی تھے۔ آپ عربی اور فارسی اور اردو کے بڑے عالم تھے۔ اور ۱۸۸۰ء میں آپ نے ایک کتاب شائع کی۔ جس کا نام "براہین احمدیہ" ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے زبردست دلائل سے یہ ثابت کیا۔ کہ آپ مہدی موعود اور مسیح موعود کل ادیان بھی ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ کرنا تھا۔ کہ اسلامی دنیا جو حضرت محمدؐ کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی مانتی تھی۔ مخالفت پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ ادھر سے چونکہ آپ کا دعویٰ مسیح موعود اور سری کرشن ہونے کا بھی تھا۔ اور آپ ملہم بھی تھے۔ آریہ سماج اور عیسائی پادریوں کے ساتھ لڑائی ٹھن گئی۔ مگر تحریک چونکہ حضرت محمدؐ کی شریعت کو منسوخ نہ کرتی تھی۔ اس لئے اہل اسلام کی مخالفت کی پروا نہ کرتے ہوئے۔ عیسائی ممالک میں اسلام کی تبلیغ ... ہو کر زور پکڑنے لگی۔ چنانچہ برلن اور لنڈن میں مسجدیں بن گئیں۔ غلطی اس میں یہ ہوئی۔ کہ اسلام کو عالمگیر مذہب پیش کیا گیا۔ بھلا دوسرے مذہبوں والے اس بات کو کب تسلیم کرتے تھے ۱۹۱۴ء میں کچھ لوگ علیحدہ ہو کر لاہور آ گئے۔ اور مرزا غلام احمدؐ صاحب کو مجدد دین اسلام ماننے لگ گئے۔ احمدیوں یا قادیانیوں کا ایمان اسلام اور اسکی شریعت میں بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا دوسرے مسلمانوں کا۔ مگر مفصلہ ذیل مسائل میں کچھ تجدید مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی۔ آپ نے مذہبی جنگ یعنی جہاد بالسیف کو منع فرمایا۔ آپ ویدوں کو الہامی تو مانتے تھے البتہ موجودہ صورت میں انہیں محرف و مبدل سمجھتے تھے۔ ناقل) اور آریہ سماج کا یہ خیال کہ خدا اور روح اور مادہ تینوں ابدی ازلی ہیں۔ آپ کو بالکل پسند نہ تھے۔ آپ اسلامی توحید کے قائل تھے۔ آپ کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اتر کر کشمیر چلے گئے۔ اور وہاں مدفون ہیں۔ اور آسمان پر نہیں گئے۔ آپ یہ بھی کہتے تھے۔ کہ سکھ دھرم کا بانی گورو نانک دراصل مسلمان تھا اور علیٰ ہذا القیاس آپ رام کرشن۔ مہاتما بدھ۔ اور زرتشت وغیرہ کو بھی پیغمبروں کے زمرے میں شامل کرتے تھے۔ احمدی یا قادیانی جماعت میں زیادہ تر مسلمان شریک ہیں۔ کچھ عیسائی بھی یورپ اور امریکہ میں مسلمان ہو کر اس تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔

خلاصہ احمدی تحریک کے بڑے بڑے اصول ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ اصول خود احمدی تسلیم کرتے ہیں۔

(۱) حضرت محمدؐ خدا کے سچے رسول اور قرآن شریف خدا کا کلام ہے۔

(۲) الہام صرف حضرت محمدؐ پر ختم نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت غلام احمدؐ قادیانی بھی ملہم تھے۔ اور وہ مسیح موعود بھی تھے۔ اور حضرت محمد کی امت میں ایک ایسے نبی تھے۔ جو ان کی شریعت کو رائج کرنے کے لئے ظاہر ہوئے تھے۔ مسیح کی دوبارہ آمد سے یہ مراد نہیں۔ کہ حضرت محمدؐ کے بعد کوئی مستقل نبی یا پیغمبر نئی شریعت یا نئی کتاب لے کر آئے گا۔ بلکہ ... ہے۔ کہ مسیح موعود اسلام ... جو فطری دین ہے۔ دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور اسکی تبلیغ سب دنیا میں ہو گی۔ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی نے دین اسلام کی جو خدمت کی ہے۔ وہ حقیقت میں قابل قدر ہے"۔

کتاب "مذاہب عالم" میں جہاں پروفیسر صاحب نے مذکورہ بالا الفاظ میں احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں صفحہ ۷۴-۸۴ پر آریہ سماج کا بھی حال لکھا ہے۔ اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں

"مذہبی تحریک کی حیثیت سے آریہ سماج کو زیادہ کامیابی نہ ہو سکی۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ پراچین یا قدیم زمانے کی تہذیب کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش ناکام رہی۔ آریہ سماج نئے پرانے طریقہ پر گورو کل بھی قائم کئے۔ مگر کچھ تسلی بخش نتیجہ نہ نکلا۔ ..... اب تو آریہ سماج ایک تعلیمی سوسائٹی سی رہ گئی ہے۔ اور مذہبی تبلیغ وغیرہ سے دست بردار ہو گئی ہے۔ قومیت کا خیال بھی دن بدن کمزور ہو گیا ہے۔ اور آریہ سماج کا مستقبل کچھ حوصلہ افزا نہیں"۔

ان سطور سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے مقصد میں ناکام ہوئی۔ اور اس کا مستقبل بقول پروفیسر صاحب ... افزا نہیں"۔ برعکس اس کے احمدیت ... اس بات کا زبردست ثبوت ... خدائے قادر مطلق اسکی پشت ... جو دن دگنی رات چوگنی اسے کامیابی عطا کرتا رہا۔ اور کر رہا ہے۔ اور ... مٹانے والوں کا انجام خدا تعالیٰ ... جو دیگر الہٰی سلسلوں کے مٹانے والوں ... جیسا کہ آج آپ آریہ سماج کا ...

(خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی)

میڈیکل ریلیف فنڈ کے دورہ بہار کی رپورٹ

(۳)

وفد مونگھیر سے اورین پہنچا۔ ڈاکٹر حافظ مسعود احمدؐ صاحب وہاں کے پناہ گزینوں کا علاج کرتے رہے۔ ان کی بروقت امداد سے ایک نمونیہ کا کیس صحتیاب ہو گیا۔ مولانگر کیمپ کے ایک فوجی کو سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ سے قیام کے سلسلہ میں مدد ملی۔ جس سے گاؤں کی حفاظت کا انتظام زیادہ اچھا ہو گیا۔ اردگرد ہندو بستیاں ہونے کی وجہ سے اورین خطرہ سے باہر نہیں۔ پھر وفد اورین سے ... ہندو سپاہیوں کی حفاظت میں ... میل کے فاصلہ پر کجرا اسٹیشن پر پہنچا اور پٹنہ روانہ ہوا۔ راستہ میں پروفیسر عباس احمدؐ صاحب و قریشی افضال احمدؐ صاحب بھی وفد کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پٹنہ میں مسلم لیگی زعماء مسٹر ناظم الدین مسٹر محمدؐ یونس ممبر مسلم لیگ سنٹرل ریلیف کمیٹی اور مسٹر جعفر امام ممبر قانون ساز اسمبلی سے ملاقات ہوئی۔ اور انہیں تفصیل سے بتایا گیا۔ کہ حکومت بہار پناہ گزینوں کو حیلوں بہانوں سے کیمپوں سے نکال کر واپس گھروں کو بھیج رہی ہے۔ چونکہ لوگوں کو اطمینان حاصل نہیں۔ اور خائف ہیں۔ اس لئے اکثر حصہ ... جاتا ہے۔ رضا کاروں کو بھی نکالا جا رہا ہے۔ مسٹر محمدؐ یونس حکومت بہار کے مخالفانہ رویہ کے بہت شاکی ہیں۔ تاراپور کیمپ میں اس مسلم لیگی وفد کو گاؤں کی مسجدمیں نماز پڑھنے کی سپاہیوں نے اجازت نہ دی۔ اور غازی پور کے مسلمانوں سے بات نہ کرنے دی۔ بلکہ سڑک پر بھی ٹھیرنے نہ دیا۔

احمدیہ میڈیکل وفد کے علاوہ مندرجہ ذیل احمدیوں نے نمایاں طور پر خدمت خلق کے کار خیر میں حصہ لیا۔

(۱) بھاگلپور (الف) ڈاکٹر عبدالحی صاحب ... جنرل ہسپتال میں مریضوں کی ... اور دیگر ضروریات کی طرف توجہ دے ... عبدالقادر صاحب مضامین کے ذریعہ ... اختر علی صاحب خط وکتابت اور ... کے ذریعہ۔ (ج) ڈاکٹر عقیل بن عبد ... ذاتی طور پر نیز دیگر مسلمان ڈاکٹر ... حاذق ہیں تاراپور پہنچے۔ اور کام کیا۔ ... کام کیا۔

(۲) (الف) مونگھیر میں حکیم خلیل احمدؐ ... ریلیف ورک کے روح رواں ہیں۔ ... صاحب وکیل بھی آپ کے ساتھ کام کرتے ہیں ... صاحب ضلع مسلم لیگ کے سالار اعلیٰ ہیں۔ ... کرتے ہیں۔ (ب) ڈاکٹر حبیب اللہ ... محی الدین صاحب ڈسپنسر ملک نواب الدین ... پنجاب کے ... آ کر کام کیا۔ (ج) موضع غازی پور ... میں تمام کا تمام ریلیف کا کام ... صاحب اور محمدؐ عاشق حسین صاحب ...

(۳) پٹنہ۔ (۱) پروفیسر اختر صاحب ... سٹوڈنٹس فیڈریشن نے تنظیم کے ... آپ اسکے روح رواں ہیں۔ ... گھنٹہ مستورات میں ریلیف ... (ب) ڈاکٹر عبدالصمد صاحب انچارج ... کور کلکتہ ہنگامہ کے دو دن بعد ... ایک ماہ تک نہایت کامیابی سے ... (ج) ڈاکٹر عنایت ... شاہ صاحب میڈیکل پارٹی مقیم ڈیگھا کیمپ ... کام کر رہے ہیں۔ انہی کی کوشش کی ... قائم ہے۔ ورنہ حکومت نوٹس دے چکی ... کوشش میں ہے۔ اس کے علاوہ احمدی افسران بھی نہایت دیانتداری اور اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں۔ وفد نے جماعت کی طرف سے غازی پور۔ بھاگلپور۔ مونگھیر۔ اورین۔ سورج گڑھ اور پٹنہ کے لوگوں کی امداد کی ہے۔ صدر مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن مونگھیر اور صدر ضلع مسلم لیگ مونگھیر نے وفد کو خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دیا۔ جس میں اس کے کام کو خوب سراہا ہے۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔اے ...)

پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر چند بے طلب سرٹیفکیٹ دینا میری عادت میں داخل نہیں۔ کیونکہ جن سرٹیفکیٹوں کا مجھ پر مطالبہ رہتا ہے۔ وہی کافی سے زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر سرمہ مبارک کے متعلق اس قدر سرٹیفکیٹ چھپے ہیں۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ خاموشی کتمان شہادت کا جرم نہ بن جائے۔ اس لئے لکھتا ہوں۔ کہ میں نے بھی عزیزم حکیم عبدالوہاب صاحب عمر کی سفارش پر سرمہ مبارک کا استعمال شروع کیا۔ جس سے میری نظر کو کافی فائدہ پہنچا۔ میں اسے دو سال سے زائد عرصہ سے استعمال کرتا ہوں۔ پہلے میں بغیر عینک کے بالکل نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اب بھی گو عینک استعمال کرتا ہوں۔ مگر معمولی تحریرات بوقت ضرورت بغیر عینک کے بھی پڑھ لیتا ہوں۔ والسلام

ملک مولا بخش پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان

سرمہ مبارک
فی تولہ ۸ر صرف

آملہ رسائن سر اور آنکھوں کے لئے

مقوی معجون
خوراک ایک ماہ ۸ر

دواخانہ نور الدینؓ قادیان

جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات اپنی طبی ضروریات کے لئے شفاخانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
میں تشریف لائیں جہاں زیر نگرانی بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب صاحب عمر (طبیبہ و قابلہ مستند طبیہ کالج دہلی) خاطر خواہ علاج کا انتظام ہے۔

دواخانہ خدمت خلق کی شہرہ آفاق ادویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تمام بیاض مذکور کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں۔ نیز ہمارے دواخانہ میں شریفی خاندان کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور اُن کے بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں:-

فہرست ادویہ حسب ذیل ہے

۱۔ "ثباکن" ملیریا کی بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص دو روپیہ ۲ر

۲۔ "شفائی" پُرانے اور باری کے بخاروں کیلئے مجرب ہے قیمت یکصد گولیاں چار روپیہ ۴ر

۳۔ "اکسیر شباب" مردانہ طاقت کے لئے بہترین دوا ہے قیمت تیس خوراک سات روپے ۷ر

۴۔ "زد جام عشق" بے حد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے کے لئے ساٹھ گولیاں بارہ روپے ۱۲ر

۵۔ "حبوب جوانی" مولد جوہر حیات قیمت پچاس گولیاں پانچ روپیہ ۵ر

۶۔ "حب جند" دماغی امراض کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے ۱۸ر

۷۔ "حب مروارید عنبری" اعضائے رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپیہ ۱۰ر

۸۔ دوائی "فضل الٰہی" اولاد نرینہ کیلئے قیمت مکمل کورس سولہ روپیہ ۱۶ر

۹۔ "ہمدرد نسواں" اٹھرا کیلئے قیمت مکمل کورس ۲۰ر فی تولہ دو روپیہ ۲ر

۱۰۔ "اکسیر جنین" اٹھرا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ چھ روپے ۶ر

۱۱۔ "تریاق کبیر" گھر کا ڈاکٹر یعنی فوری علاج قیمت بڑی شیشی تین روپیہ ۳ر درمیانی شیشی ڈیڑھ روپے۔ چھوٹی شیشی بارہ آنے ۱۲ر

۱۲۔ "اکسیر نزلہ" پرانے نزلہ کیلئے قیمت یکصد قرص چار روپیہ ۴ر

۱۳۔ "قرص پیچش" پیچش کے لئے قیمت یکصد قرص چار روپے ۴ر

۱۴۔ "معجون فوفل" سیلان الرحم کے لئے قیمت پانچ تولہ دو روپیہ ۲ر

۱۵۔ "سفوف جریان" جریان کے لئے۔ قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ چودہ آنے ۱۴؍۱ر

۱۶۔ "برشعشا" نزلہ کیلئے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸؍۱ر

۱۷۔ "جوارش جالینوس" پیشاب کی کثرت اور درد کمر کے لئے قیمت فی چھٹانک دو روپیہ ۲ر

۱۸۔ "اطریفل زمانی" نزلہ وغیرہ کے لئے قیمت فی چھٹانک پندرہ آنے ۱۵ر

۱۹۔ "قرص صندل" مصفی خون قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ ۸؍۱ر

۲۰۔ "قرص کبد افتیمون" معدہ کیلئے قیمت یکصد قرص ساڑھے تین روپیہ ۸؍۳ر

۲۱۔ "نمک سلیمانی" ہاضمہ کیلئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنہ ۴؍۱ر

۲۲۔ "حب قبض کشا" قبض کیلئے قیمت یکصد گولیاں دو روپیہ ۲ر

۲۳۔ "حب لبساک" دمہ کھانسی کیلئے۔ قیمت یکصد گولیاں چار روپے ۴ر

۲۴۔ "سُرمہ ممیرا خاص" جملہ امراض چشم کے لئے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ پانچ آنے تین ماشہ بارہ آنے ۱۲ر

۲۵۔ "لعوق سپستان" نزلہ کھانسی کے لئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے ۴؍۱ر

وکیل الدیوان تحریک جدید

دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انچارج تحریک جدید کا عرفی نام وکیل الدفتر تحریک جدید کی بجائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وکیل الدیوان تحریک جدید تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے اب انچارج تحریک جدید کو مخاطب کرتے ہوئے وکیل الدیوان تحریک جدید کے نام سے خطاب کیا کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

ممبران دارالشکر کمیٹی کو اطلاع

آپ صاحبان کو معلوم ہوگا۔ کہ دارالشکر کمیٹی کی میعاد دو سالہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو ختم ہو چکی ہے۔ ممبران کی اکثریت اپنا اپنا روپیہ وصول کر چکی ہے۔ لیکن جن اصحاب نے ابھی تک اپنا روپیہ وصول نہیں کیا۔ ان کی خدمت میں بذریعہ اخبار اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے روپیہ کا چیک دفتر دارالشکر کمیٹی سے وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے روپیہ وصول فرمالیں۔ یا وصولی روپیہ کے لئے خاکسار کو مناسب ہدایت فرمادیں۔

(۲) نیز جن اصحاب کے ذمہ بقایاجات ہیں۔ وہ بھی مہربانی فرما کر بہت جلد رقم بقایا ادا فرمادیں۔ ایسے اصحاب کو فرداً فرداً بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ (سیکرٹری دارالشکر کمیٹی)

سکھ صاحبان میں تبلیغ کیلئے لٹریچر

۱۔ سکھ صاحبان میں تبلیغ کے لئے پاکٹ بک اس میں علاوہ حوالجات کے سکھوں کے تمام اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں اس کو پڑھ کر ہر شخص مبلغ بن سکتا ہے۔ قیمت ۸/ (۲) تحریک احمدیت کا سکھوں پر اثر قیمت ۸/ (۳) گورو گوبند سنگھ کے بچوں کا قتل قیمت ۳/ (۴) بابا نانک صاحب اور السلام علیکم ۴/ (۵) گورو ہرسہائے کا قرآن شریف گورمکھی ۸/ (۶) سکھ مذہب اور قرآن (۷) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورمکھی ۱/ (۸) مردگا چیلہ گورمکھی ۸/ (۹) سکھوں اور مسلمانوں کے خوشگوار تعلقات ۸/ (۱۰) رست بچن گورمکھی مکمل فائل ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ (نشر و اشاعت قادیان)

ایک احمدی دوست کی عزت افزائی

مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس حیدرآباد سندھ ترقی پا کر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع داؤ دسندھ مقرر ہوئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان ملت سے عرض ہے۔ کہ برادر مکرم اُن کے استقلال کیلئے دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (نیاز محمد پنشنر انسپکٹر پولیس۔ قادیان)

پروگرام جلسہ سالانہ میں تبدیلی

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۳۲۵ ہش/۱۹۴۶ء میں مورخہ ۲۸ فتح ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء بروز ہفتہ مکرم جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی جو تقریر ۱۱ بجے سے ۴۵-۱۱ تک ہوگی اس کا مضمون یہ ہوگا۔ ”اسلام میں امن اور رواداری کی تعلیم“ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

انگلستان سے درخواست دعا

مکرم مشتاق احمد صاحب مبلغ انگلستان نے آج بذریعہ تار پیغام بھیجا ہے کہ مبلغین انگلستان جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کرتے اور شمولیت فرمانے والے احباب کو اپنا سلام عرض کرتے ہیں۔ اور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۳ دسمبر: نیشنل کانفرنس کشمیر کے زعماء نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ انتخابات میں سرکاری مداخلت کے پیش نظر وہ کشمیر اسمبلی کے انتخابات میں حصہ نہیں لینگے

لنڈن ۲۳ دسمبر۔ لنڈن میں مسلم انفرمیشن بیورو کے قیام کے سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ مسلم لیگ کی لندنی شاخ انفرمیشن بیورو کے لئے ایک بہت بڑی بلڈنگ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اُمید ہے وسیع پیمانہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر یہ امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے ذمہ ہندوستان کا جو قرضہ واجب الادا ہے۔ اس کو چکانے کے متعلق مختلف تفاصیل طے کرنے کے لئے برطانوی حکومت کا ایک وفد وسط جنوری میں ہندوستان آئے گا۔ اس وفد میں بنک آف انگلینڈ کے ڈپٹی گورنر شامل ہوں گے۔

رنگون ۲۲ دسمبر: برما کے مستقبل کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے حکومت برطانیہ کی دعوت پر برما کی اینٹی فاسسٹ پیپلز فریڈم لیگ نے اپنے نمائندے لنڈن بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ امید ہے کہ نمائندے ۶ جنوری کو لندن روانہ ہو جائیں گے۔ برما کی دوسری جماعتوں نے اس سلسلے میں ابھی تک کسی فیصلہ کا اعلان نہیں کیا۔

قاہرہ ۲۳ دسمبر: مصر کی جمعیت اخوان المسلمین کے لیڈر شیخ حسن البنا نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مسلمانان ہند کے ساتھ پاکستان کی کامل امداد کا وعدہ کر چکے ہیں۔

قاہرہ ۲۳ دسمبر: روزنامہ ”اخوان المسلمین“ نے جو ”جمعیت اخوان المسلمین“ کا ترجمان ہے ایک اداریتی مقالہ میں پاکستان کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پاکستان مشرق وسطیٰ اور اسلامی ملکوں کی آزادی و استقلال کی کلید ہے

نئی دہلی ۲۳ دسمبر: مرکزی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۲۰ جنوری کی بجائے ۳ فروری کو شروع ہوگا۔

لاہور ۲۳ دسمبر: راجہ غضنفر علی خان ایم۔ ایل۔ اے نے اس بیان کی پرزور تردید کی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ یونینسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۳ دسمبر: مسلم لیگ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کے رکن خواجہ ناظم الدین نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جب وہ وزیر اعظم بہار سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا وہ اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہیں۔ کہ آئندہ مسلمانوں پر کسی منظم حملہ کی اس صورت میں اس قسم کی رقت انگیز صورت حال کا اعادہ نہیں ہوگا۔ تو وزیر اعظم اس قسم کا یقین دلانے سے صاف انکار کر دیا

خواجہ صاحب نے مزید بتایا۔ کہ مسلمانان بہار کے جان و مال کی حفاظت کے لئے ان کی طرف سے حکومت بہار کو حسب ذیل تین تجاویز پیش کی گئیں۔ تاکہ بے خانماں مسلمانوں کے دلوں میں بھروسہ اور اعتماد پیدا ہو سکے۔

(۱) مسلمانوں دیہات کی گروپ بندی کر دی جائے۔ تاکہ ہر کہیں مسلمانوں کی آبادی پانچ ہزار سے دس ہزار ہو جائے۔ (۲) مسلح پولیس میں مسلمانوں کا تناسب چالیس فی صدی ہو (۳) دس فی صدی مسلمان آبادی کو اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ مگر حکومت بہار نے یہ تمام تجاویز مسترد کر دیں۔

”مذہب و سائنس“

آج بروز بدھ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام جناب ڈاکٹر آسکر رونلڈ ڈی۔ ایس۔ سی مندرجہ بالا موضوع پر انگریزی زبان میں ایک تقریر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما ہوں گے تمام ممبران مجلس اور اہل ذوق اصحاب تشریف لا کر مستفید ہوں۔

(عبدالسلام اختر ایم اے سیکرٹری مجلس)